مولانا عبدالقیوم حقانی

تعارف و تبصرۂ کتب

فتح الصمد بنظم اسماء الاسد المعروف بہ نظم القفبر الروحانی فی رثاء الشیخ عبدالحق حقانی

تصنیف شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازی مدظلہ صفحات ۵۲، قیمت درج نہیں۔
ناشر: ادارہ تصنیف و تالیف، جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح بانی دارالعلوم حقانیہ جس مرتبہ کی شخصیت تھے جیسے جیسے وقت گذرے گا ان کا عظیم علمی تشخص، ان کے عظیم جہادی کارنامے، ان کے قائم کردہ سینکڑوں مدارس، ان کی تحریک علم و غلبہ دین جہاد افغانستان اور دین اسلام کی ترویج و تنفیذ کے لیے ان کا عظیم تاریخی کردار مزید نکھرتا اور ابھرتا چلا جائے گا، ان کے حین حیات بھی اور ان کے وفات کے متصلاً بعد بھی ملک و بیرون ملک جامعات میں حضرت شیخ الحدیث رح کے علمی کام دینی خدمات اور کارناموں پر تحقیق و تنقید کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کے علمی و دینی اور فکری تحریکات کے ضمن میں ان کے کام خدمات مقام اور مرتبے کا تعین ہونے لگا ہے۔

فتح الصمد بنظم اسماء الاسد اسی سلسلہ زرین کی ایک سنہری کڑی ہے جو علامہ یگانہ محقق زمانہ متکلم اسلام مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی کی تصنیف لطیف ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رح کے حق میں ان کا یہ قصیدہ رثائیہ بے نظیر و بے مثال ہے اپنے محدود علم و مطالعہ کی حد تک قصائد سلف و خلف میں اس کی کوئی مثال نظر سے نہیں گذری۔ جس میں چھ سو سے زائد اسماء اسد او متعلقات اسد کو جمع کر کے موزون و منظوم کرنے کا دشوار اور صعب ترین کام بحسن و خوبی انجام دیا گیا ہے۔ قصیدہ میں ان اسماء اسد کا مصداق بطریقۂ تشبیہ و استعارہ کے باذکر حرف تشبیہ اور بغیر ذکر حرف تشبیہ کے حضرت شیخ الحدیث رح مولانا عبدالحق رح کو ٹھہرایا گیا ہے۔
جس سے مشبہ کے کمالات اور اوصاف عالیہ کا اظہار ہوتا ہے اس طرح کے اطلاقات اور تلقیب احادیث، سیر صحابہ رض، اور سلف صالحین کے اقوال اور تاریخ میں نہ صرف جائز بلکہ مستحسن اور موجب فخر و مسرت ہے، قصیدہ کے ۷۹ اشعار میں جو موزونیت، منظومیت شستگی اور روانگی اور مضامین

ومفاہیم کے جو گراں مایہ ذخائر ہیں وہ ناظم عالی مقام کی جودت فکر، سلامتیٔ ذہن، عربی دانی میں سبقت ومہارت اور سخنوری وسخن شناسی کا شاہد عدل ہیں۔

حضرت العلامہ روحانی بازی مدظلہ نے کتاب کے آغاز میں ۱۰ صفحات پر مشتمل مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں عربی زبان کی وسعت، قصیدہ ہذا کا پس منظر، اسماء اسد کے اطلاقات کے نظائر وامثال نظم ہذا کے تمام اشعار کے مضامین ومعانی کی تفہیم میں رہنما اصول اور ان کے اوزان و اوصاف کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

قصیدہ کے تمام اشعار پر مکمل اعراب، تحت اللفظ شستہ لفظی ترجمہ اور حاشیہ میں مفصل لغوی تحقیق اور شرح نے عربی ادب کے تمام شائقین، اساتذہ، اہل علم اور ادنیٰ طلبہ کے لیے بھی اس سے افادہ اور استفادہ آسان کر دیا ہے۔ موصوف ۱۲ ذوی الحجہ ۱۴۱۲ھ کو جب سفر حج پر تشریف لے گئے تو حرم شریف کی مقدس فضاؤں میں اس نظم کی ترتیب وتہذیب کو انجام تک پہنچایا۔ الغرض فتح الصمد ایک عجیب علمی ادبی اور تاریخی شہ پارہ ہے عربی ادب کا عظیم شہ کار اپنی مثال آپ، عربی ادب کے ذخیرہ میں اس کی کوئی نظیر نہیں، قدرداں ہوتے تو ناظم کو سونے میں تولتے تب بھی حق ادا نہ کر سکتے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت العلامہ نے جس ذات کی رضا کے لیے یہ کام کیا ہے وہ نام بھی جانتا ہے کام بھی جانتا ہے اور انعام بھی جانتا ہے۔ واجرھم علی اللہ۔

ناظم ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ کے نام خط لکھ کر بھی یہ رسالہ طلب کیا جا سکتا ہے

استدراک

تعارف وتبصرہ کے زیر اہتمام کتابوں پر مجموعی حیثیت سے تبصرہ کیا جاتا ہے۔ الحق کے شمارہ نمبر میں اصلاح مفاہیم نامی کتاب پر اس کے آغاز میں اکابر علماء ومشائخ اور اساطین علم کی تقریظات کو ملحوظ رکھ کر کتاب کی مجموعی حیثیت پر تبصرہ کیا گیا تھا اب جب کتاب کو تفصیل سے دیکھا تو اس کے بعض مسائل قرآن وسنت، مسلک اہل سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک حقہ کے خلاف پائے، لہٰذا اس کتاب کا مطالعہ عام قارئین کے لیے نافع نہیں رہے گا۔ البتہ اہل علم نقد وتبصرہ اور علمی تجزیہ وافادہ کے لیے اس کا مطالعہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔ (عبدالقیوم حقانی)